(١٦٢) ٢/٢ ھ

٩٢/ ٣٧٢، ٣٧٣

جامعہ فاروقیہ دار الافتاء شاہ فیصل کالونی نمبر ٤ کراچی (پاکستان)

سوال نمبر ۱: کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارہ میں کہ جس بستی میں جمعہ کی شرائط نہیں پائی جاتیں اور اس بستی میں خوف ہے کہ اہل باطل جمعہ شروع کرواکر لوگوں کے عقائد و نظریات خراب کر دیں گے اور اس بستی میں درس و تبلیغ کی بھی کوئی صورت نہیں ایسی بستی میں جمعہ شروع کروانے کا کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۲: ایسی بڑی بستی جسمیں شرائطِ جمعہ پائی جاتیں ہیں اور اس سے تقریباً پونے کلومیٹر واقع چھوٹی بستی جسکا نام بھی اٹک ہے اور عرصہ دراز سے نمازِ جمعہ بھی ادا کی جاتی ہے ایسی بستی میں نمازِ جمعہ کا کیا حکم ہے؟

سوال نمبر ۳: ① جب متعلم مدرسہ کو اپنا وطن اقامت بنالے اور چھٹی گزار کرکے بعد دوبارہ مدرسہ میں آتا ہے تو اقامت کی نیت کرنی پڑے گی یا بغیر نیت کے مقیم ہو جائے گا۔ اور ② متعلم مدرسہ سے تقریباً بیس بچیس کلومیٹر سفر کرتا ہے فقط چار پانچ دن کیلئے اور واضح رہے متعلم نے اپنے وطن اقامت میں کچھ جائیداد بھی بنائی ہے اس مذکورہ صورت میں متعلم کے لیے نماز کا کیا حکم ہے

والسلام محمد شفیق پھولنگر سہارنگے

03332988424

←

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔ احناف کے ہاں قیام جمعہ کیلئے شہر، قصبہ یا قریہ کبیرہ ہونا شرط ہے قریہ صغیرہ "جہاں شرائطِ مصر نہ پائی جائیں، وہاں" جمعہ قائم کرنا جائز نہیں، اور اگر پہلے سے نماز جمعہ ادا کی جارہی ہو تو حکمت و بصیرت سے اس کو بند کروا کے نماز ظہر ادا کرنا ضروری ہے۔

اس احتمال یا عذر کی بناء پر کہ وہاں اہل باطل جمعہ شروع کروا کر لوگوں کے عقائد ونظریات خراب کریں گے" بھی وہاں نماز جمعہ قائم کرنا جائز نہیں، البتہ اس صورت میں اہل حق علماء کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ایسی جگہوں میں لوگوں کے عقائد واعمال کے تحفظ کیلئے دیگر ذرائع درس، حدیث و تبلیغی جماعتوں وغیرہ کو استعمال کریں۔ کسی جگہ اہل حق کی طرف سے درس و تبلیغ نہ کیا جاسکنا اور نماز جمعہ قائم کر لینا بڑی عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو اتنی فکر کہ نماز جمعہ شروع کروانا چاہتے ہیں اور دوسری طرف درس و تبلیغ کیلئے بھی تیار نہیں۔ اس کیلئے مناسب تدابیر اہلیان بستی کے بڑوں سے مل بیٹھ کر سوچی جاسکتی ہیں، نیز ایسی جگہ نماز جمعہ قائم کرنے سے اور بہت سے مفاسد پیدا ہوں گے جنکا مجرم جمعہ قائم کرنے والا ہوگا، مثلاً: نماز جمعہ کی شرائط نہ پائے جانے کی وجہ سے یہ نماز نفل شمار ہوگی اور اس طرح نفل کی جماعت اور وہ بھی تداعی سے ممنوع ہے۔

۲ اس نفل نماز میں بآواز بلند قراءت ہوگی، دن کے نوافل میں یہ بھی ممنوع ہے۔

۳ اہلیان گاؤں پر جمعہ لازم نہیں، اس طرح ان کا امرِ غیر لازم کو لازم کرنا بھی منع ہے،

۴ مستقل نماز ظہر کا عمداً ترک لازم آئیگا اور وہ بھی جائز سمجھ کر، اس طرح یہ فریضہ ان کے ذمہ میں باقی رہیگا، اور یہ سب سے بڑھ کر گناہ ہے۔

۲۔ مذکور فی السوال بستی، اگر مستقل الگ موضع شمار ہوتی ہے تو وہاں نماز جمعہ ادا کرنا" بوجہ شرائط جمعہ نہ پائے جانے کے" جائز نہیں ہوگا اور اگر دونوں بستیاں ایک ہی بستی شمار ہوتی ہیں تو پھر شرائط جمعہ پائے جانے

Scanned by CamScanner

کی صورت میں دونوں جگہ جمعہ ادا کرنا درست ہوگا۔

۳۔ جب کوئی طالب علم کسی مدرسہ میں ایک بار پندرہ دن اقامت کی نیت سے ٹھہر جائے تو جب بھی چھٹی وغیرہ گذارنے گھر جائے گا تو واپسی پر وہ بلانیت اقامت مقیم ہوگا، کیونکہ گھر کی طرف جانے سے اس کا (مدرسہ والا) وطن اقامت باطل نہیں ہوا اس لیے کہ وطن اقامت ایسے سفر سے باطل ہوتا ہے جو بقصدِ ارتحال ہو، اور طلباء کا چھٹیاں گذارنے گھروں کی طرف جانا بقصدِ ارتحال نہیں ہوتا بلکہ کچھ ایام کے بعد واپس لوٹ آنے کا ہوتا ہے، لہذا اس سفر سے انکا وطن اقامت باطل نہیں ہوگا، چنانچہ یہ واپسی پر بلانیت اقامت مقیم ہونگے،

نیز اس کے بعد اگر یہ طالب علم سفر شرعی سے کم مسافت پر کہیں جائیگا تو یہ مقیم ہی رہے گا، اور اگر سفر شرعی پر جائے گا تو دوران سفر تو قصر کریگا اور واپسی پر اسی طرح بلانیت اقامت مقیم ہوگا۔

اتفق فقهاء الأمصار على أن الجمعة مخصوصة بموضع لا يجوز فعلها في غيره لأنهم مجمعون على ان الجمعة لا تجوز في البوادي ومناهل الأعراب وقال أصحابنا: هي مخصوصة بالأمصار ولا تصح بالسواد.

(أحكام القرآن للجصاص، سورة الجمعة، ٣/ ٤٤٥، دار الكتاب العربي)

(الفقه النافع للسمرقندي: باب الجمعة، ١/ ٢٧٤، مكتبة العبيكان)

(ويشترط لصحتها) سبعة أشياء: الأول المصر وهو ما لا يسع أكبر مساجده أهله المكلفين بها ...... عن أبي حنيفة أنه بلدة كبيرة فيها سكك وأسواق ولها رساتيق وفيها وال يقدر على إنصاف المظلوم بحشمته وعلمه أو علم غيره، يرجع الناس إليه فيما يقع من الحوادث وهذا هو الأصح اهـ

(حاشية ابن عابدين: باب الجمعة، ٣/ ٦، دار المعرفة، بيروت)

(فتح القدير: كتاب الجمعة، ٢/ ٢٤، ٢٥، رشيدية، طبع جديد)

الصلوة فريضة محكمة لا يسع تركها ويكفر جاحدها كذا في الخلاصة، ولا يقتل تارك

←

Scanned by CamScanner

الصلاة عامداً غير منكر وجوبها بل يحبس حتى يحدث توبة.

(الفتاوى العالمگيرية: كتاب الصلاة، ١/ ٥٠، ٥١، رشيدية)

﴿ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي أحسن﴾ (نحل: ١٢٥).

ولو كان اهل بالكوفة وأهل بالبصرة فمات أهله بالبصرة وبقي له دور وعقار بالبصرة، قيل: البصرة لاتبقى وطناً له، لأنها إنما كانت وطناً له بالأهل لا بالعقار ألا ترى أنه لو تأهل ببلدة لم يكن لها فيها عقار، صارت وطناً له، وقيل تبقى وطناً له بالأهل والدار جميعاً فيزول أحدهما لا يرتفع الوطن كوطن الإقامة تبقى ببقاء الثقل وإن أقام بموضع آخر.

(البحر الرائق: كتاب الصلوة، باب صلوة المسافر، ٢/ ٢٣٩، دار الكتب العلمية)

(المحيط البرهاني، كتاب الصلاة، باب صلوة المسافر، ٢/ ٣٠٣، ادارة القرآن)

وطن الإقامة...... ينتقض بالسفر أيضاً لأن توطنه في هذا المقام ليس للقرار ولكن لحاجة فإذا سافر منه يستدل به على قضاء حاجته فصار معرضاً عن التوطن به، فصار ناقضاً له دلالةً.

(بدائع الصنائع، كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يصير المسافر به مقيماً، الكلام في الأوطان، ١/ ٢٨٠، رشيدية)

(من خرج من عمارة موضع إقامته) من جانب خروجه وإن لم يجاوز من الجانب الآخر (قاصداً مسيرة ثلاثة أيام ولياليها بالسير الوسط مع الاستراحات المعتادة) صلى الفرض الرباعي ركعتين.

(تنوير مع الدر، كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ٢/ ٧٢٢-٧٢٦، دار المعرفة) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: محمد راشد ڈسکوی

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية، بكراتشي

٢٦/ ١/ ٣١ھ

الجواب صحيح

[illegible]

٢٩/ ١/ ٣١ھ

الجواب صحيح

سميع الله

٢٧/ ١/ ١٤٣١ھ

جامعة فاروقية — دار الإفتاء — شاہ فیصل کالونی نمبر ٤ کراچی (پاکستان)